بسم اللہ الرحمن الرحیم

مومنوں کے ماموں

# معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما

مرتب

عبدالملک القاسم

مترجم

دکتور اجمل منظور مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ، أما بعد:

اللہ رب العالمین کا یہ حکمت سے بھرا فیصلہ تھا کہ اپنے نبی محمد مصطفی ﷺ کیلئے ایسے ساتھیوں کو چنے جو نیک، فیاض اور انبیاء کے بعد سب سے افضل مخلوق ہوں، چنانچہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اس دین کے پیغام کو پوری دنیا میں پھیلایا، اور جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی صحبت کیلئے خاص کیا، اگر ان کی خاص فضیلت اور خصوصیت نہ ہوتی تو انہیں اس عظیم صحبت کیلئے نہیں چنا جاتا، ایسی صحبت جس کی کسی بھی زمانے میں نظیر نہیں ملتی، اور یہ کیسے نہ ہو! ایسی صحبت جو کہ افضل البشر اور اکرم الخلق نبی مکرم کی صحبت ہے۔

پھر بعد میں انہیں صحابہ کے اندر آپس میں بعض معاملات میں اختلاف ہو گئے جن کے اندر انہوں نے اجتہاد کیا، اور ان میں سے ہر ایک نے یہی سمجھا کہ وہی حق پر ہے، ان کے اندر کا یہ اختلاف کسی دنیاداری کی وجہ سے نہیں تھا، کہ وہ اسے حاصل کرنا چاہتے ہوں، اور نہ ہی کسی حکومت واقتدار کی وجہ سے تھا کہ وہ اسے چھیننا چاہتے ہوں، جیسا کہ بعض عوام ایسا سمجھ رہی ہے، بلکہ اس اختلاف کا سبب یہ تھا کہ اس حق کو ثابت کیا جائے جسے ہر دو فریق میں سے یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ حق پر ہے، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

لیکن قابل افسوس بات ہے کہ بعض لوگ ان صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں پر طعن و تشنیع کرتے ہیں، اور ان لوگوں پر کیچڑ اچھالتے ہیں جنہیں رسول اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہو چکی ہے، اور جن کے تعلق سے اس امت کے بڑے بڑے ائمہ ان کی اچھائی اور ان کے صلاح وتقوی کی گواہی دے چکے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے خلافت اسلامیہ میں بلند مقام ومرتبے حاصل کئے اور بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں۔

انہیں صحابہ کرام میں صحابی جلیل، خلیفہ، ملک قائد، بڑی بڑی اسلامی فتوحات کے حاصل کرنے والے تجربہ کار ماہر، اپنے زمانے کے عظیم سیاست داں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

## یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟

آپ کا پورا نام: معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس ہے، آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔

اور آپ کی ماں کا پورا نام: هند بنت عتبة بنت ربيعة بن عبد شمس ہے، اور آپ کی نانی کا نام ہے: صفية بنت أمية بن حارثة بن الأقوص، ان کا تعلق قبیلہ بنی سلیم سے تھا۔

آپ کا رنگ گورا تھا، قد لمبا تھا، داڑھی اور سر کے بال سفید ہو گئے تھے، آخری عمر میں آپ کو لقوہ کی بیماری ہو گئی تھی۔

اسلم مولیٰ عمر نے کہا: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اس حال میں کہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ گورے اور خوبصورت تھے۔

آپ انتہائی بردبار اور سنجیدہ تھے، لوگوں میں سردار اور ان کے رئیس تھے، صاحب کرم، عادل اور باوقار تھے۔

علامہ مدائنی نے کہا: ”صالح بن کیسان سے روایت ہے کہ عرب کے بعض صاحب فراست ذی عقل لوگوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو بچپن میں دیکھ کر کہا: میں سمجھتا ہوں کہ یہ بچہ آگے چل کر اپنی قوم کی قیادت کرے گا، یہ سن کر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ماں ہندہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس کی ماں اسے گم پائے! اگر یہ صرف اپنی ہی قوم کی قیادت کرے۔“ (البداية والنهاية: 126/8)

# آپ کا اسلام لانا

آپ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا، ساتھ ہی آپ کے والد، آپ کے بھائی **یزید** اور آپ کی ماں **ہند** نے بھی اسلام قبول کیا۔

آپ ہی سے یہ مروی ہے: (أسلمت يوم القضية. أي: يوم عمرة القضاء، و كتمت إسلامي خوفاً من أبي) ترجمہ: "میں نے عمرۃ القضاء کے دن اسلام قبول کیا، میں نے اپنے اسلام کو اپنے والد کے خوف سے چھپا کر رکھا تھا۔" (البداية والنهاية: 125/8)

**معاویہ** رضی اللہ عنہ نے کہا: (لما كان يوم الحديبية وصدّت قريش رسول الله -ﷺ- عن البيت، ودافعوه بالروحاء و كتبوا بينهم القضيّة، وقع الإسلام في قلبي، فذكرت ذلك لأمي هند بنت عتبة، فقالت: إيّاك أن تخالف أباك، وأن نقطع أمراً دونه فيقطع عليك القوت، وكان أبي يومئذ غائباً في سوق حباشة) ترجمہ: "حدیبیہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ سے روک دیا گیا، اور انہوں نے روحاء پر آپ کو روک لیا، اور آپس میں ایک معاہدہ طے ہوگیا، اسی وقت اسلام میرے دل میں بیٹھ گیا تھا، اس کا ذکر میں نے اپنی والدہ ہند بنت عتبہ سے کیا تو انہوں نے کہا: اپنے باپ کی مخالفت کرنے سے بچو، اور ان کے خلاف کوئی فیصلہ لینے سے باز رہو، کہ تمہارا حقہ پانی بند ہو جائے، اس وقت میرے والد گھر پر نہیں تھے، وہ سوق حباشہ گئے ہوئے تھے۔"

مزید کہتے ہیں: (فأسلمت وأخفيت إسلامي، فوالله لقد رحل رسول الله -ﷺ- من الحديبية وإني مصدّق به، وأنا على ذلك أكتمه من أبي سفيان، ودخل رسول الله -ﷺ- عمرة القضية وأنا مسلم مصدق به، وعَلِمَ أبو سفيان بإسلامي فقال لي يوماً: لكن أخوك خير منك، وهو على ديني، فقلت:

لم آل نفسي خيراً) ترجمہ: "میں نے اسلام قبول کرلیا مگر اسے چھپا کر رکھا، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ حدیبیہ سے کوچ کر گئے اور میں اس وقت آپ کی تصدیق کر رہا تھا، اور میں اسی وقت سے اسی حالت میں تھا اپنے اسلام کو ابوسفیان سے چھپا کر رہتا تھا، اسی طرح دوسرے سال جب رسول اللہ ﷺ عمرۃ القضاء کیلئے مکہ آئے اس وقت بھی میں مسلمان تھا آپ کی تصدیق کرتا تھا، اور اس وقت ابوسفیان کو میرے اسلام کے بارے میں پتہ چل چکا تھا تو ایک انہوں نے مجھ سے کہا: تمہارا بھائی تم سے بہتر ہے، اور وہ میرے دین پر ہے، میں نے کہا: میں نے اپنے لئے خیر پانے میں کوتاہی نہیں کی ہے۔"

## معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین وحی میں شمار ہوتے ہیں، اور کہا گیا: آپ وحی باقاعدہ لکھا کرتے تھے، اس مسئلے میں مورخین کا اختلاف ہے، اسی طرح آپ نبی اکرم ﷺ کیلئے عرب قبائل کے رؤساء کے پاس خطوط لکھا کرتے تھے۔

آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین میں شریک ہوئے، اور آپ کو سو اونٹ دیئے، چالیس اوقیہ سونے دیئے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے وزن کر کے دیا تھا۔

آپ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے، اور بعض مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے مسیلمہ کذاب کے قتل میں ساتھ دیا۔

آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی، آپ ﷺ سے بہت ساری حدیثوں کو روایت کیا، آپ کی روایت کردہ احادیث صحیحین اور دوسری حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں جیسے سنن اور مسانید وغیرہ۔

آپ سے صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔

# آپ کی تعریف میں صحابہ اور تابعین کے اقوال

جنگ صِفّین سے واپسی کے بعد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا:

(لا تكرهوا إمارة معاوية، والله لئن فقدتموه لكأني أنظرُ إلى الرؤوس تندرُ عن كواهلها) ترجمہ: "معاویہ کی امارت سے نفرت نہ کرو؛ اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں کھو دیا تو سنو! میں ایسے سروں کو دیکھ رہا ہوں جو کندھوں سے جدا ہو رہے ہیں۔" (البداية والنهاية: 134/8)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: (ما رأيت أحداً بعد عثمان أقضى بحق من صاحب هذا الباب. يعني معاوية) ترجمہ: "سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کو حق کے ساتھ فیصلہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔" (البداية والنهاية: 155/8)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: (ما رأيت رجلاً أخلق للملك من معاوية، لم يكن بالضيّق الحصر) ترجمہ: "معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر میں نے حکومت کے لائق اور کسی کو نہیں دیکھا، آپ کا سینہ بالکل تنگ نہیں تھا۔" (الطبقات الكبرىٰ: 42/6)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: (علمت بما كان معاوية يغلب الناس، كان إذا طاروا وقع، وإذا وقعوا طار) ترجمہ: "مجھے پتہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں پر غالب کیوں تھے، جب لوگ اڑنے لگتے تو آپ بیٹھ جاتے اور جب لوگ بیٹھ جاتے تو آپ اڑنے لگتے۔" (البداية والنهاية: 140/8)

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی نے کہا: (ما رأيت بعد رسول الله -ﷺ- أسود من معاوية، أي: من السيادة، قيل: ولا أبو بكر وعمر؟ فقال: كان أبو بكر وعمر خيراً منه، وما رأيت بعد رسول الله -صلى الله عليه وسلم- أسود من معاوية) ترجمہ:

"رسول اللہ ﷺ کے بعد میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر قیادت وسیادت والا

کسی کو نہیں دیکھا، کہا گیا: ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی نہیں؟ کہا: ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما دونوں ان سے بہتر تھے، اور سن لو کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر قیادت وسیادت والا کسی کو نہیں دیکھا۔" (البداية والنهاية: 145/8)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: (لن يملك أحدٌ هذه الأمة ما ملك معاوية) ترجمہ: "اس امت پر قابو جس قدر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تھا کسی کو نہ تھا۔" (الطبقات الکبریٰ: 111/4)

قبیصہ بن جابر نے کہا: (صحبت معاوية فما رأيت رجلاً أثقل حلماً، ولا أبطل جهلاً، ولا أبعد أناةً منه) ترجمہ: "مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحبت حاصل ہے، چنانچہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ بردبار، آپ سے زیادہ جہالت کو دور کرنے والا، اور آپ سے زیادہ سنجیدگی والا کسی کو نہیں دیکھا۔"

ابو اسحاق نے کہا: (كان معاوية، وما رأينا بعده مثله) ترجمہ: "معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرح ہم نے کسی کو نہیں دیکھا۔" (سير اعلام النبلاء: 159/3)

## صحابہ پر سبّ وشتم کا حکم

ہر مسلمان کو یہ جاننا ضروری ہے کہ کسی بھی حال میں صحابہ پر لعن طعن کرنا یا ان پر سبّ وشتم کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی ہیں، وہ اس دین کے ناقل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ) ترجمہ: "میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہو۔ اگر تم میں کا کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مُد غلہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ان کے آدھے مُد کے برابر۔" (متفق عليه)

مزید اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ

الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ) ترجمہ: "سب سے اچھے لوگ میرے زمانہ کے ہیں (یعنی صحابہ)، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (یعنی تابعین)، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (یعنی اتباع تابعین)" (بخاری و مسلم)

صحابہ کرام عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں سے بھی افضل تھے، موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نقباء سے بھی بہتر تھے، بلکہ ان لوگوں سے بھی افضل ہیں جو ہود، نوح اور دیگر انبیاء علیہم السلام پر ایمان لائے تھے، گویا انبیاء کے پیروکاروں میں کوئی ایسا نہیں جو صحابہ سے افضل ہو، اس کی دلیل یہی مذکورہ حدیث ہے۔ اس پر مزید تفصیل کیلئے "فتاویٰ ابن عثیمین" دیکھیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کرتا ہو، کہ اس پر کیا واجب ہے؟

تو آپ نے جواب دیا: "الحمد للہ، جو کسی بھی صحابی پر خواہ وہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہو یا کوئی اور ہو، جو اُن سے بھی افضل ہیں جیسے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ، یا وہ جو اُن سے بھی افضل ہیں جیسے طلحہ، زبیر، عثمان، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم، یا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما، یا عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا، یا ان کے علاوہ کوئی دوسرا اصحابی ہو، اگر لعن طعن کرتا ہے، تو وہ سخت سزا کا مستحق ہے، اس پر ائمہ دین کا اتفاق ہے۔ لیکن کیا اسے قتل کیا جائے گا یا اس سے کم تر سزا دی جائے گی اس میں علماء کا اختلاف ہے؟ جسے میں نے کئی موقعوں پر واضح کر دیا ہے۔" (دیکھیں: مجموع الفتاویٰ: ۳۵)

آخر کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ اسی اختلاف کو ہمیشہ کریدتے رہتے ہیں جو علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان واقع ہوا؟ جبکہ علمائے اہل سنت یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اس فتنے کو نہ کریدا جائے، کیونکہ ہر ایک نے تاویل اور اجتہاد کیا، ان کا مقصد مال اور دنیا نہیں تھا، بلکہ وہ چاہتے تھے کہ اس امت کو امن و امان کے ساتھ رکھا جائے، ہر

ایک اپنے اجتہاد میں موفق تھا، اسی کو علماء نے ثابت کیا ہے۔

معاویہ رضی اللہ عنہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے معترف تھے، اور یہ کہ وہ ان سے بہتر ہیں، ابن عساکر نے اپنی کتاب "تاریخ دمشق" میں نقل کیا ہے:

"ابو موسیٰ خولانی اور کچھ لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ علی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کر رہے ہیں، کیا آپ ان کی طرح ہیں؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ علی رضی اللہ عنہ مجھ سے افضل ہیں، اور وہی خلافت کے مستحق بھی ہیں، لیکن کیا تمہیں نہیں معلوم کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ظالمانہ طور پر شہید کیا گیا، اور میں ان کا چچیرا بھائی ہوں؟ میں تو صرف عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ طلب کر رہا ہوں، جائیں ان کے پاس اور کہیں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو میرے حوالے کر دیں اور میں انہیں تسلیم کرتا ہوں۔"

عقلمندی اور سنجیدگی کی بات یہی ہے کہ ایک مسلمان اس اختلاف سے دور رہے، اور ان کے پیچھے بالکل نہ پڑے، اور اگر اس طرح کی باتیں سنے تو اس بارے میں امام احمد کی اقتداء کرے کہ آپ کے پاس ایک شخص نے آکر سوال کیا اس اختلاف کے بارے میں جو علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان پیش آیا تھا تو امام احمد نے اس سے اعراض کیا، آپ سے کہا گیا: اے ابو عبداللہ! وہ آدمی بنو ہاشم سے تھا، تو آپ متوجہ ہوئے اور یہ آیت پڑھی: ﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ترجمہ: "یہ ایک امت تھی جو گزر چکی، اس کے لیے وہ ہے جو اس نے کمایا اور تمھارے لیے وہ جو تم نے کمایا اور تم سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔" (سورہ بقرہ: ۱۳۴)

اسی طرح کا جواب ہمارا بھی ہونا چاہئے، لیکن ہم انہی فتنوں سے اپنی مجلسوں کو سجاتے ہیں، کوئی کسی کو غلط ٹھہراتا ہے تو کوئی کسی کو۔

چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے، آپ پر طعن و تشنیع بالکل

جائز نہیں، آپ مجتہد تھے، ایک مسلمان کیلئے مناسب یہی ہے کہ جب بھی آپ کا ذکر آئے تو وہ آپ کے فضائل اور مناقب کو بیان کرے، نہ کہ آپ کی برائی کرنا شروع کر دے، یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو تمام واقعات کے معاصر رہے ہیں جو بھی علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان پیش آیا، یہ اس پر حکم لگانے کے زیادہ مستحق ہیں، اس کے باوجود جب بھی آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو کہا کرتے تھے: "ہند کا عظیم بیٹا کس قدر کریم ہے، کرم و فضل پر آپ کو کس قدر قدرت حاصل ہے، اللہ کی قسم! ہم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی برا بھلا نہیں کہا نہ ہی کسی منبر پر اور نہ ہی زمین کے کسی حصے پر۔"

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ معرکہ یرموک میں شریک رہ چکے ہیں، جو کہ اسلام کے معروف و مشہور معرکوں میں شمار ہوتا ہے، امام طبری نے نقل کیا ہے کہ بیت المقدس کے حوالے کرنے والے وثیقہ پر دستخط کرنے والوں میں معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی نام ہے، جو معرکہ یرموک کے بعد پیش آیا تھا، جس کیلئے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ سے خود فلسطین گئے تھے، اس وقت ملک شام کے گورنر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

امام احمد نے کہا: (إذا رأيت الرجل يذكر واحداً من أصحاب محمد -ﷺ- بسوء، فاتهمه على الإسلام) ترجمہ: "جب کسی کو دیکھو کہ وہ محمد ﷺ کے ساتھیوں میں سے کسی کو برا بھلا کہہ رہا ہے تو اس کے دین کو خطرے میں سمجھو۔" (اعتقاد اهل السنة للالكائی: 2358/4)

عبد اللہ بن المبارک سے پوچھا گیا: معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کیا وہ آپ کے نزدیک افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیز؟ تو آپ نے کہا: (لَتُرابٌ في مِنْخَرِي معاوية مع رسول الله -ﷺ- خيرٌ. أو أفضل. من عمر بن عبد العزيز) ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہ کر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ناک میں جو مٹی پڑی ہے وہ بھی عمر بن عبد العزیز سے افضل ہے۔" (شذرات الذهب: 65/1)

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز بھی جلالت قدری، علم وفضل، زہد وتقویٰ اور عدل کے باوجود معاویہ رضی اللہ عنہ کا کسی طور پر مقابلہ نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ صحابی ہیں اور یہ تابعی ہیں۔

ایک شخص نے معافی بن عمران سے کہا: اے ابو مسعود! عمر بن عبدالعزیز کے سامنے معاویہ رضی اللہ عنہ کی کیا حیثیت ہے؟ یہ سن کر وہ غصہ ہوگئے اور کہا: (يومٌ من معاوية أفضل من عمر بن عبد العزيز عُمُره) ترجمہ: "معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک دن عمر بن عبدالعزیز کی پوری عمر سے افضل ہے۔ پھر اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: نبی پاک ﷺ کے صحابہ کو تم ایک تابعی کی طرح بتا رہے ہو!" (تاریخ بغداد: 209/1)

امام ذہبی نے کہا: "کافی ہے اس کی بہتری کیلئے جسے عمر رضی اللہ عنہ گورنر بنا دیں، پھر عثمان رضی اللہ عنہ اسے اسی عہدے پر باقی رکھیں، اور وہ دشمن کے سرحد پر ہو، جو اس کی حفاظت کرے اور بہتر طریقے سے کرے، اور لوگ اسکے جود وسخا اور بردباری سے خوش ہوں، گرچہ کچھ لوگوں کو کبھی کبھی تکلیف بھی پہونچی ہوگی، اس طرح تو کوئی بادشاہ ہوتا ہے۔" (سیر اعلام النبلاء: 132/3)

علامہ مدائنی نے کہا: "عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے تو کہتے: یہ عرب کا کسریٰ ہے۔" (البداية والنهاية: 134/8)

بہتر لگتا ہے کہ یہ واضح کر دیا جائے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف جو بے بنیاد باتیں روافض کی طرف سے پھیلائی جاتی ہیں یہ محض ان کی دشمنی ہے اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں ہے۔

اگر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور ان کا مقام ومرتبہ لوگوں کے اندر نہ ہوتا تو انہیں کبھی بھی امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کا گورنر نہیں بناتے، وہ معاویہ رضی اللہ عنہ جو بیس سال تک ملک شام کے گورنر تھے اور بیس سال تک اس کے بادشاہ رہے، آپ کی سلطنت بہت ہی طاقتور اور مضبوط تھی، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

کہا: "رسول اللہ ﷺ کے بعد میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر قیادت وسیادت والا کسی کو نہیں دیکھا، کہا گیا: ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی نہیں؟ کہا: ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما دونوں ان سے بہتر تھے، اور سن لو کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر قیادت وسیادت والا کسی کو نہیں دیکھا۔"

ابن الجوزی نے اپنی کتاب "الموضوعات" میں کہا: "بعض اہل سنت کا دعویٰ کرنے والے بھی تعصب سے کام لیتے ہیں، اور انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں احادیث گڑھ لی ہیں، تاکہ روافض کو غصہ دلائیں، اور روافض میں سے کچھ لوگوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی مذمت میں احادیث گڑھ لی ہیں، دونوں فریق صریح غلطی پر ہیں۔"

اب میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے کلام کے ساتھ اپنی بات ختم کر رہا ہوں:

"اہل سنت والجماعت کا مسلک یہی ہے کہ صحابہ کے درمیان پیش آنے والے اختلافی امور سے اپنی زبان بند رکھی جائے، کیونکہ ان کی فضیلتیں ثابت ہیں، ان کی محبت اور دوستی واضح ہے، اور جو کچھ پیش آیا ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کیلئے واضح عذر موجود ہے، ممکن ہے بعض لوگ نہ سمجھتے ہوں، اور کچھ تو ایسے ہیں جن سے توبہ کر لیا گیا، اور کچھ ایسے ہیں جنہیں معاف کر دیا گیا۔"

اس لئے اب اگر ہم ان کے بارے میں کرید کریں گے تو اس سے دلوں میں ان کے خلاف بغض اور دشمنی پیدا ہوگی، اور ایسا کرنے والا خطاکار اور گنہگار ہوگا، اور اس طرح وہ خود اپنا نقصان پہنچائے گا، اور اس کا بھی جو اس پیچ میں پڑے گا، جیسا کہ بہت سے لوگ اس گناہ میں واقع ہو چکے ہیں، کیونکہ انہوں نے ان کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کہہ دی ہیں جنہیں نہ تو اللہ پسند کرے گا اور نہ ہی اس کے رسول ﷺ، کیونکہ وہ ایسا کلام ہے جس سے ایسے لوگوں کی مذمت ہوتی ہے جو اس کے مستحق نہیں ہیں، یا اس سے ایسے لوگوں کی مدح وتعریف ہوتی ہے جو اس کے بھی مستحق نہیں ہیں۔

واللہ أعلم، وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين